كلمة الحرمين

نوروز سن ہجری ۱۴۳۸ھ

اللہ تعالیٰ نے دفترِ ہستی کا ایک اور ورق الٹ دیا۔ الحمدللہ، ہلالِ محرم الحرام سن 1438ھ مطلع اسلام پر جلوہ گر ہو گیا۔ ہم دعا کرتے ہیں (اَللّٰهُمَّ اهله علينا بالأمن والايمان والسلامة والاسلام ربي و ربک الله) ''اے ہمارے رب اس ہلالِ نو کو ہمارے آسمان زندگی پر امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کی نوید رحمت کے طور پر طلوع فرما۔'' آمین

آغاز، ہر سن ہجری کی طرح اس سن 1438ھ کا بھی، اسلام کے دوسرے خلیفہ مراد نبی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے یوم شہادت سے ہوا۔ یہ ایک اتفاق نہیں، بلکہ پیغام ہے کہ اسلام کا ہر سال نو، خون شہادت کی رنگینیوں سے لبریز ہے۔ مشرف، کم ہمت نے امریکی دباؤ پر درسی کتب میں سے آیاتِ جہاد تو ضرور نکلوا دیں مگر اس جیسے بزدل خونِ مسلم میں سے جذبہ جہاد کی حرارت کو ہرگز نہ نکال سکے ہیں اور نہ آئندہ ایسا کر سکیں گے۔ وہ ہماری فوج کا کمانڈر انچیف تھا مگر اتنا ڈرپوک کہ جہاد کے نام سے کانوں پر ہاتھ رکھتا تھا۔ البتہ دینی مدارس پر شیر تھا۔ خیر وہ دورِ نحوست قصہ ماضی ہوا اور ہماری شیر دل افواج کا موجودہ آرمی چیف شیر ببر ہے اور جذبۂ جہاد سے سرشار جس کی ایک گرج سے کراڑوں کی بیلٹ ڈھیلی اور پتلون گیلی ہو جاتی ہے۔

جہاد کشمیر کی تازہ لہر سے گھبرا کر مودی حواس باختہ ہو گیا ہے اور بدحواسی میں اوچھی حرکتوں پر اُتر آیا ہے مگر ہم اس کی اندرونی کیفیت کو سمجھتے ہیں اس لیے ایک لحہ کو بھی فکر مند نہ ہوئے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے واقعی اس پر عمل بھی کرے گا ہم تو چاہتے ہیں کہ ایک بار وہ پہلا قدم اٹھائے۔ سندھ طاس معاہدہ ختم کرے تو ہم آزادی سے ان تمام ڈیمز کو اڑا کر رکھ دیں جو اس نے ہمارے دریاؤں پر ناجائز طور پر تعمیر کر لئے ہیں۔ تاریخ کی شہادت موجود ہے کہ ہندو ہمیشہ غلام رہا ہے۔ پہلے آریاؤں نے اسے غلام بنایا پھر محمد بن قاسم نے اس کی چٹیا کاٹی۔ اس کے بعد محمود غزنوی نے اس کی دھوتی اتاری اور آخر میں شہاب الدین غوری نے دریائے سرسوتی کے کنارے شوکتِ ہند پرتھوی راج چوہان کی گردن کاٹی۔ ہندوؤں نے مسلمان بادشاہوں کو بیٹیاں بیاہ کر دیں جن کے بطن سے پھر مسلمان بادشاہ پیدا ہوئے۔ یہ دائمی غلامی، مغلوں کی حکومت کی تباہی کے بعد

ایک نئی غلامی میں بدل گئی۔ تاریخ میں پہلی بار 1947ء میں آزادی ملی تو آپے سے باہر ہو گئے۔ ہم سقوط ڈھاکا کو اپنی حماقتوں کا نتیجہ جانتے ہیں۔ مگر اسی مشرقی پاکستان میں جنرل ٹکا خان تھے تو بھارتی سورما، عوامی لیگ کی غداری کے باوجود اوے رام اوے رام کہتے بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ اس وقت جنرل اروڑا کہاں سو گیا تھا۔ جنرل ٹکا خان کے ہوتے ہوئے مکتی باہنی جو دراصل بھارتی فوجیوں پر مشتمل تھی، سر پر پاؤں رکھ کر کیوں فرار ہوئی تھی۔ ہم تو دعا کرتے ہیں کہ مودی پہلا قدم اٹھائے اور ہم انڈیا سے حساب برابر کریں مگر بنیا سود و زیان کے چکر سے ہرگز نہ نکلے گا۔ کبھی نہ لڑے گا۔ ہاں بے رحم قوم ہے محبت کے نام سے نا آشنا ہے یہ اتنی سنگدل قوم اور ظالم سماج ہے کہ اپنے باپوں، بیٹوں اور پیاروں کو اپنے ہاتھ سے جلا دیتا ہے یہ جانتے ہیں کہ دفن سے زمین گھٹ جائے گی پھر مشرک ہیں۔ جانتے ہیں کہ مرنے کے بعد دائمی طور پر دوزخ میں جلیں گے۔ دغاباز ہیں۔ چاہتے ہیں اللہ کو بھی دھوکا دے لیں اور اپنے مردوں کو جلا کر پھول گنگا میں بہا دیں اور راکھ ہوا میں اڑا دیں اور ابدی عذابِ نار سے چھوٹ جائیں۔

امریکہ بہادر

اللہ تعالیٰ اپنے قاعدہ قدرت پر ''ایام کو قوموں کے درمیان'' گھماتا پھراتا رہتا ہے۔ آج امریکہ کو سرداری عطا کی ہے وہ بھول گیا ہے، بلکہ ہم تو کہیں گے کہ بھولا نہیں کیونکہ خون آشامی اس کی فطرت ثانیہ ہے پہلے امریکہ کے اصلی باشندوں کا خون پیا۔ خون آشامی اس کا محبوب مشغلہ ہے۔ کہاں امریکہ اور کہاں پرانی دنیا۔ بھلا اس سے کوئی پوچھے دوسری جنگ عظیم جو یورپی و ایشیائی اقوام کے درمیان تھی، اس میں وہ کیوں کود پڑا تھا؟ جاپان پر ایٹم بم اس نے کس قاعدہ انسانیت پر گرایا تھا۔ گزشتہ ستر سال سے امریکہ نے کرۂ ارض پر خون کے دریا بہا دیئے مگر اس کی عطش دم ٹھنڈی نہ ہوئی۔ ساری دنیا مل کر امن قائم کرنا چاہتی ہے اور تنہا امریکہ کرۂ ارض کو جہنم بنائے ہوئے ہے۔ ان کے قومی کھیل فری سٹائل کشتی اور باکسنگ کی انسانیت سوز بے رحمی، اس کی فطرتِ خون آشامی کی دلیل ہے۔

[illegible] بھارت اس کی آنکھ کا تارا بنا ہوا ہے مگر امریکہ ہزار بار چاہے وہ ہم سے جنگ نہ کرے گا۔ بنیا ہے۔ بنیا دنیا میں لاثانی ہے۔ بزدل ہے۔ امریکہ سے بہت کچھ چھین لے گا مگر اس کے کہنے پر ہم سے یا چائنہ سے ہرگز نہ لڑے گا۔ امریکی دانشور سنا ہے تاریخ پر گہری نظر رکھتے ہیں، کیا ان کی نظر ان سینکڑوں واقعاتِ عالم پر